یووا شکتی کو بااختیار بنانا: وکست بھارت ینگ لیڈرز ڈائیلاگ 2025

جب کہ ہندوستان 2047 میں اپنی آزادی کی سو سالہ تکمیل کے قریب پہنچ رہا ہے، ہمارے نوجوان وکست بھارت کی تعمیر کے ہمارے مشن میں سب سے آگے کھڑے ہیں۔ وزیر اعظم کے ایک لاکھ نوجوانوں کو سیاست میں شامل کرنے کے واضح مطالبے کی رہنمائی میں، جن کا کوئی سیاسی پس منظر نہیں ہے، ہم نے نیشنل یوتھ فیسٹیول کو ایک غیر معمولی "دی وکست بھارت ینگ لیڈرز ڈائیلاگ 2025" میں تبدیل کیا ہے۔ یہ ڈائیلاگ صرف ایک تقریب نہیں ہے، یہ ایک تحریک ہے، نوجوانوں کے عطائے اختیار، قیادت اور قابل عمل خیالات کا ایک جشن ہے جو ہندوستان کے "وکست بھارت" کے وژن سے ہم آہنگ ہے۔

نیشنل یوتھ فیسٹیول کا ازسرنو تصور

دو دہائیوں سے زائد عرصے سے، نیشنل یوتھ فیسٹیول ثقافتی تبادلے اور نوجوانوں کی توانائی کی علامت رہا ہے۔ تاہم، اس سال ہم نے مختلف طریقے سے سوچنے کی ہمت کی ہے۔ 18 نومبر 2024 کو ہم نے اس فیسٹیول میں ایک انقلابی تبدیلی کا اعلان کیا جس میں قیادت، اختراع، اور ملک کی تعمیر کو اس کا مرکز بنایا گیا۔

ڈاکٹر منسکھ منڈاویہ
(مرکزی وزیر برائے نوجوانوں کے امور، کھیل اور محنت و روزگار)

اس تصور نو کا مرکز وکست بھارت چیلنج، جو تین مرحلوں پر مشتمل مقابلہ ہے جسے ہندوستان کے روشن ترین ذہنوں کی شناخت کرنے اور ان کی تربیت کے لیے نہایت احتیاط سے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یہ چیلنج قابلیت، شمولیت اور شفافیت پر مبنی ہے جس سے یہ یقینی بنایا جا سکے کہ ہر ایک نوجوان ہندوستانی کو، خواہ وہ کسی بھی جغرافیے یا پس منظر کا ہو، تعاون کرنے کا یکساں موقع ملے۔

پہلے مرحلے میں، وکست بھارت کوئز میں ملک بھر کے تقریباً 30 لاکھ نوجوانوں نے شرکت کی۔ 12 زبانوں میں منعقد اس مقابلے میں پچھلی دہائیوں میں ہندوستان کی ترقی کے بارے میں ان کے علم کی جانچ کی گئی، جس سے شمولیت اور رسائی کو یقینی بنایا گیا۔

دوسرے مرحلے میں، وکست بھارت مضمون نویسی کے مقابلے میں شرکت کنندگان کو اہم مسائل پر گہرائی سے غور کرنے کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ دو لاکھ سے زیادہ مضامین جمع کیے گئے تھے جن میں ترقی کے لیے ٹیکنالوجی کا فائدہ اٹھانا، پائیداری کو اپنانا، ثقافتی ورثے کا تحفظ، اور ہندوستان کو کھیلوں کا عالمی پاور ہاؤس بنانا جیسے دس موضوعاتی شعبوں کی تلاش کی گئی۔ ماہرین کے پینلوں کے ذریعے جانچے گئے ان مضامین سے ہمارے نوجوانوں کی تخلیقی صلاحیتوں، تجزیاتی سوچ اور اصلیت کے بارے میں گہری بصیرت حاصل ہوئی۔

آخری مرحلے میں وکست بھارت وژن ڈیک مقابلے میں سرکردہ شرکت کنندگان نے ریاستی سطح کی پچیمپیئن شپ میں حصہ لیا۔ یہاں نوجوان رہنماؤں نے ڈومین کے ماہرین اور لیڈرشپ ماڈریٹروں کے پینل کے سامنے اختراعی خیالات پیش کیے۔ اس مرحلے پر زمینی سطح کے نقطہ نظر اور علاقائی تنوع پر زور دیا گیا اور مقامی سطح پر کام کرتے ہوئے نوجوان ہندوستانیوں کی عالمی سطح پر سوچنے کی صلاحیت کو ظاہر کیا گیا۔

ان مراحل کے ذریعے اس سفر کو لچک اور عزم کی متاثر کن کہانیوں سے نشان زد کیا گیا۔ شمال مشرق کی پہاڑیوں سے لے کر راجستھان اور گجرات کے گاؤں اور تمل ناڈو کے ساحلی شہروں تک، ہم نے نوجوان لیڈروں کو سماجی رکاوٹوں، منطقی چیلنجوں اور ذاتی مشکلات پر قابو پا کر وکست بھارت کے لیے اپنے وژن کو پیش کرتے ہوئے دیکھا ایک ایسا بھارت جس کا وہ تصور کرتے ہیں۔

عظیم مکالمہ: ایک تاریخی اجتماع

10 جنوری، 2025 کو 'وکست بھارت ینگ لیڈرز ڈائیلاگ' باضابطہ طور پر بھارت منڈپم، نئی دہلی میں شروع ہوگا جس میں 3,000 شرکت کنندگان ایک تاریخی اجتماع میں ایک ساتھ اکٹھا ہوں گے۔ اس ایونٹ میں وکست بھارت چیلنج ٹریک سے 1,500 شرکت کنندگان شامل ہوں گے جو ریاستی چیمپئن شپ کی سرکردہ 500 ٹیموں کی نمائندگی کریں گے، روایتی ٹریک سے 1,000 شرکت کنندگان، جو ریاستی سطح کے یوتھ فیسٹیول سے منتخب کارکردگی کے ذریعے ہندوستان کے ثقافتی تنوع کو ظاہر کریں گے اور 500 پاتھ بریکر، جو موضوعاتی ٹریکوں میں اپنے حیرت انگیز تعاون کے لیے منتخب کیے گئے رئیل بلیزر ہوں گے۔

شرکت کنندگان ثقافتی اور موضوعاتی پرزنٹیشن، مقابلوں، اور مشہور مقامات جیسے پردھان منتری سنگرہالیہ اور قومی جنگی یادگار کی سیر میں مشغول ہوں گے۔ مختلف مرکزی وزرا اور اراکین پارلیمنٹ کے ساتھ ایک خصوصی عشائیہ غیر رسمی بات چیت کے لیے ایک خاص پلیٹ فارم مہیا کرے گا جو نوجوانوں کی خواہشات کو پالیسی سازی کی بصیرت کے ساتھ جوڑے گا۔

یہ مکالمہ 11 جنوری کو ایک عظیم الشان افتتاحی اجلاس کے ساتھ رفتار پکڑے گا جس میں نیشنل آئیکن، سوچ رکھنے والے رہنما اور اختراع کار شامل ہوں گے۔ یہ اعلیٰ سطحی مباحثہ سرپرستوں اور ڈومین کے ماہرین کی قیادت میں دس اہم موضوعات کے لیے اسٹیج تیار کرے گا۔

اس شام کو "وکست بھارت کے رنگ" ثقافتی پروگرام کے ساتھ خوشنما بنایا جائے گا جو ہندوستان کے ثقافتی ورثے کو ظاہر کرے گی اور ہمارے نوجوانوں کی لامحدود صلاحیتوں کی علامت ہوگی۔ یہ دن فکری تحریک اور ثقافتی جشن کے درمیان ایک بہترین توازن قائم کرتا ہے، جو شرکت کنندگان کو بڑے خواب دیکھنے اور فیصلہ کن عمل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

نیشنل یوتھ ڈے: وکست بھارت کے لیے ایک وژن

آخری دن، 12 جنوری کو سوامی وویکانند کی یوم پیدائش اور نوجوانوں کو بااختیار بنانے کی ان کی پائیدار میراث کے اعزاز میں 'قومی یوم نوجوان' کے طور پر منایا جائے گا جو ہر شرکت کنندگہ کے لیے ایک اہم لمحہ ہوگا۔ موضوعاتی ٹریک سے سرکردہ دس خیالات براہ راست وزیر اعظم جناب نریندر مودی کو پیش کیے جائیں گے جس سے اختراعی ذہنوں کو چمکانے کے لیے ایک متاثر کن پلیٹ فارم فراہم کیا جائے گا۔

یہ بات چیت گورننس اور فیصلہ سازی میں نوجوانوں کو شامل کرنے کے ہندوستان کے عزم پر زور دیتی ہے۔ اس کے بعد شرکت کنندگان کو عزت مآب وزیر اعظم اور دیگر نامور رہنماؤں کے ساتھ دوپہر کے کھانے پر بات چیت کرنے کا موقع ملے گا جس سے بامعنی گفتگو کو فروغ ملے گا اور دیرپا یادوں اور عطائے اختیار کا احساس پیدا ہوگا۔

اس دن خود وزیر اعظم کی قیادت میں ایک عظیم الشان مکمل اجلاس بھی ہوگا۔ یہ اجلاس ایک ترقی یافتہ ہندوستان کی تشکیل میں ہندوستان کے نوجوانوں کی انقلابی صلاحیت کو تقویت بخشے گا نیز شرکت کنندگا کو تبدیلی کے لیے محرک کے طور پر کام کرنے کی تحریک ملے گی۔

وکست بھارت ینگ لیڈرز ڈائیلاگ اپنے پیمانے، شمولیت اور اثر کے لیے جانا جاتا ہے۔

اس کے شفاف انتخاب کے عمل سے لے کر قابل عمل خیالات پر توجہ دینے تک، یہ اقدام نوجوانوں کو با اختیار بنانے کے لیے ہماری حکومت کے عزم کی مثال ہے۔ اختراعی خیالات کے لیے ایک اسٹیج فراہم کرنے اور قومی اور عالمی ہمتیوں کے ساتھ وزیر اعظم نریندر مودی کی براہ راست بات چیت کے ذریعے یہ ڈائیلاگ حکمرانی میں نوجوانوں کی شمولیت کے لیے ایک نیا معیار قائم کرتا ہے۔

"لوگ اللہ پر یقین کرنے کی بجائے عاملوں کے پاس پہنچ جاتے ہیں"

کالا جادو ایسا سفلی علم ہے جسے انسان اپنی نفسانی خواہشوں کو پورا کرنے کیلئے غلط طریقے سے استعمال کرتا ہے۔ اسلام میں اس علم کی سخت ممانعت ہے مگر ہندو اور عیسائی مذاہب نے اسے ایک علم کا درجہ ہی دیا جاتا ہے اور وہاں ان کے باقاعدہ دفاتر بنے ہوئے ہیں جبکہ ہمارے یہاں ایسے عامل چھپ کے کام کرتے ہیں اور صرف اپنے قابل اعتماد لوگوں کے ذریعے ہی پارٹیوں کے ساتھ معاملات طے کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ کالا جادو کرنے والے کالی دیوی، کالی مائی، کالکا دیوی اور ہنومان جن کو سخت ترین سمجھا جاتا ہے، ان کو قابو کرتے ہیں، جس کسی کے پاس ان میں سے کسی ایک کے بھی طاقت ہے وہ ہی درحقیقت جادو گر ہے۔ دراصل کالا جادو وعمل ہے جسے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، یہ اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے مترادف ہے اور اسلام میں شرک کی معافی نہیں ہے، اس کے باوجود یہ وبا طرح پھیل گیا ہے۔ لوگ اللہ پر یقین کرنے کی بجائے اپنے مقصد کو پانے کے لئے ایسے عاملوں کے پاس پہنچ جاتے ہیں اور ان کے ہر اچھے برے مطالبوں کو پورا کرتے ہیں، یہیں سے انسان کی بربادی کا دور شروع ہوجاتا ہے، بظاہر کامیاب لگتے ہیں مگر ایسے لوگوں کی جان ایک ایسے شکنجے میں پھنس جاتی ہے کہ جس سے وہ چاہ کر بھی نکل نہیں سکتے کیونکہ اس سفلی علم کو کرنے والے کا اپنا تو حصار ہے مگر اس کی اولاد اور اس کے خاندان کا حصار نہیں ہوتا۔ اس لئے ایسی طاقتیں ان کو نقصان پہنچا سکتی ہیں، لیکن لوگوں کو ان باتوں کا شعور نہیں اور اس کی وجہ ہماری جہالت ہے، سادہ لوح ہی نہیں اس مکروہ شیطانی عمل میں پڑھے لگے اور اچھے خاندانوں کے افراد بھی شامل ہیں، حالانکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس مکروہ علم کے بارے میں لوگوں کو آگاہی دی جائے کہ وہ کیسے ان شعبدہ بازوں سے بچ سکتے ہیں۔

قیصر محمود عراقی

آج کل یہ ہمارے معاشرے کا ناسور بنتے جارہا ہے، جس سے لوگ متاثر ہورہے ہیں۔ اسلام سے دوری، سنت نبویؐ پر عمل نہ کرنا، بدعتوں میں پڑے رہنا اور یہ سوچنا کہ جو چاہے وہ پلک جھپکتے ہی ہوجائے، کم وقت میں زیادہ پیسہ کمانا، جسے چاہا اسے پانے کی دھن، کسی دوسرے کی خوشحالی سے حسد کرنا اور اسے برباد کرنے کیلئے سفلی علم کا سہارا لینا وغیرہ جیسی خواہشوں نے ایسے نام نہاد عاملوں کے دربار سجائے ہوئے ہیں جو نوجوانوں کے کچے دماغوں کو بہت جلد اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں۔ کالے جادو میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ اگر کسی انسان کو مارنے کیلئے بھی عمل کیا جائے تو اس کی ہلاکت ہوسکتی ہے۔ اکثر کالا جادو کرنے والے خود بھی اس کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں، اس کی وجہ چلہ غلط ہوجانا یا چلے کے دوران مطلوبہ قربانی نہ چڑھانا بھی ہوتے ہیں کیونکہ یہ چلے چڑھاوے مانگتے ہیں، حتیٰ کہ انسانی خون بھی مانگتے ہیں۔ یہ کام ہمارے ملک اور ہمارے معاشرے میں کافی زوروں پر ہے، جو ہماری ذہنی پسماندگی کا اظہار ہے۔ کالا جادو کرنے والے کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی مرضی سے ہی پورا ہوتا ہے مگر درحقیقت وہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں کیونکہ اللہ کی رضا صرف نیک کاموں میں ہوتی ہے، اس لئے ایسے لوگوں کی باتوں میں نہیں آنا چاہئے اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ کالے جادو کا توڑ بھی کالا جادو ہے تو وہ بھی غلط کہتے ہیں۔ قرآن پاک کی آیات کے ذریعہ کالے جادوں کا خاتمہ کرنا ممکن ہے مگر اس کے لئے کسی روحانی عامل کی ضرورت ہے جو اس سلسلے میں رہنمائی کرے۔

برصغیر کے مسلمانوں کی گمراہی کی اصل وجہ یہ نہیں کہ ان کے پاس وسائل کی شدید کمی ہے یا وہ موجودہ علمی میدان میں بہت پیچھے رہ گئے ہیں بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ ایک مالک کو شریک و بے حمتا ماننے والی مسلمانوں کی اکثریت نے شرک کو اپنا مذہب بنالیا ہے۔ غضب تو یہ ہے کہ اس کام میں امت کے پیروں اور نام نہاد عالموں نے مرکزی کردار ادا کیا ہے، وہی اپنی دنیا بنانے اور اپنی اولاد کے سہانے مستقبل کا انتظام کرنے کیلئے شرک کے سب سے بڑے سرپرست بنے ہوئے ہیں۔ یہ بات بھی بالکل سچ ہے کہ یہ پیر اور مولوی یہی ستم نہیں ڈھاتے کہ فتوے بیچتے اور نذرانے وصول کرتے ہیں، بلکہ انہوں نے اپنے اغراض ومقاصد کی خاطر ساری دنیا کو گمراہیوں کے چکر میں پھنسا رکھا ہے اور ایسی ایسی مذہبی رسمیں ایجاد کرلی ہیں، جن کی وجہ سے لوگوں کا مرنا، جینا اور شادی وغم جو کچھ بھی ہے؟ ان کو کھلائے پلائے بغیر نہیں ہوسکتا۔

ان مذہبی پیشہ وروں نے جنوں اور بھوت کے آنے جانے اور سوار ہوجانے کے ایسے بے حساب قصے گڑھ رکھے ہیں، جن کی مدد سے وہ اپنے کاروبار کو فروغ دینے کا برابر انتظام کرتے رہتے ہیں۔ دراصل جنوں اور بھوتوں کا کسی پر سوار ہوجانا ایک سفید جھوٹ ہے، چاہے لاکھوں آدمی اسے اپنا چشم دید واقع کہہ کر ہی بیان کیوں نہ کریں۔ کاروبار کی بات اور ہے مگر عملی دنیا میں آج تک کسی ذہنی سے ذہنی شخص نے اس بات کا اظہار نہیں کیا کہ فلاں قتل انسان نے نہیں بلکہ جن نے کیا ہے۔ اور نہ کبھی کوئی پولس اس نتیجے تک پہنچی ہے کہ یہ چوری جنوں کی کارگذاری ہے۔

یہ جنوں کو اتارنے والے جو چند پیسوں کے عوض یہ مذموم دھندا کرتے ہیں وہ کیوں نہیں جنوں کو قبضے میں کرکے خود کیلئے بڑی بڑی رقمیں جمع کرلیتے ہیں؟ دراصل یہ جن یا تو ان عورتوں پر آتے ہیں، جو اپنے گھر والوں پر اپنا اثر ڈالنا چاہتی ہیں یا ان جوانوں پر جو اس بہانے اپنی کوئی بات پوری کروانا چاہتے ہیں۔

جن بھوت بھگانے والے، تعویذ اور گنڈے کے بیوپاری اور دھاگے اور کڑے کے پرچارک یہ لوگ ہیں جن کی بے خوفی کا عالم یہ ہے کہ ان ہی باتوں پر بس نہیں کرتے، بلکہ علم غیب اور کل کی خبر بھی دیتے ہیں۔ کسی سے کہتے ہیں کہ میں نے کتاب میں دیکھی ہے، تمہاری بیٹی پر فلاں جن کا سایہ ہے اور اس کو بھگانے کا طریقہ مجھے آتا ہے۔ کبھی کہتے ہیں کہ تمہاری کوئی چیز گم ہوجائے تو مجھ سے پوچھوں میں بتاؤں گا، پھر کوئی خرافاتی کتاب دیکھ کر اور کبھی ناخنوں پر پڑھنے کا بہانا بنا کر ایک بات کہہ دیتے ہیں، چونکہ ان کا سابقہ کبھی مشرکانہ ذہنیت کے ناسمجھ لوگوں سے ہی ہوتا ہے اس لئے ان کی طرف سے کسی خطرناک شکایت کا انہیں کم ہی سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ایک ہی خاندان کے ایک شخص کو خود تعویذ دیکر دفن کرنے کا جگہ بتاتے ہیں اور دوسرے سے کہتے ہیں کہ فلاں جگہ تمہارے دشمن نے تعویذ دبا دیا ہے، جاؤں ان کو نکال پھینکو، اس طرح ذات شریف پورے خاندان کو آپس میں لڑا کر اپنی کمائی کرتے رہتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ یہ سارے کام ہم امت کی خیر خواہی کے جذبے سے بے قابو ہو کر کر رہے ہیں ورنہ ہمارا ذاتی فائدہ کوئی نہیں، لیکن حقیقت بالکل اسکے برعکس ہے، صرف کمائی مقصود ہے اور بس اسی لئے ایسی کمائی کو جائز ثابت کرنے کیلئے قرآن وحدیث کی ناروا تاویلات تک سے گریز نہیں کیا جاتا۔

بہرحال آج جو سزا اس امت کو مل رہی ہے وہ اسی شرک کی پاداش میں ہے اور اگر اب بھی شرک ان صورتوں سے توبہ کرکے توحید خالص کی طرف پلٹنے کی کوشش نہ کی گئی تو مکمل بربادی یقینی ہے۔ ہاں اگر ایمان کو شرک سے کلی طور پر پاک کرلیا جائے اور خود کو ایسے جعلی پیر وادر نام نہاد ملاؤں سے بچالیا جائے تو آج کی بدامنی امن میں اور ذلت عزت میں بدل سکتی ہے۔

6291697668

خواجہ معین الدین چشتی غریبوں پر اس قدر سخاوت فرماتے تھے کہ آپ کا لقب ہی "غریب نواز" پڑ گیا!

خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ ہندوستان میں 587 یا 588 (اس بارے میں مؤرخین کا بہت اختلاف ہے) کو تشریف لائے اور 6 رجب 633 کو اس جہان فانی کو الوداع کہا۔ اس مختصر سے عرصے میں آپ کے عمدہ اخلاق اور دلنشیں دعوت کے نتیجے میں لاتعداد لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے ہندوستان کا گوشہ گوشہ کلمۂ توحید کی صداؤں سے گونج اٹھا۔ آپ کے دست حق پرست پر ہاتھ رکھ کر اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد 90 لاکھ بتائی جاتی ہے۔ خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کی زندگی سے سبق: خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کے حالات زندگی کو پڑھنے کے بعد ہمیں پتا چلتا ہے کہ آپ بے شمار اوصاف اور خصوصیات کے حامل تھے جس کو نظر انداز کرکے کوئی بھی انسان اللہ تعالیٰ کا مقرب اور محبوب بندہ نہیں بن سکتا ہے۔ ذیل میں ہم آپ کے چند اوصاف حمیدہ کو تحریر کر رہے ہیں تاکہ قارئین اسے اپنا کر اپنی دنیا اور آخرت کو سنواریں۔ (1) خوف خدا: آپ اللہ کے نزدیک بلند مقام و مرتبہ پر فائز ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کا خوف اپنے دل میں بہت زیادہ رکھتے تھے۔ جب کبھی قبر وحشر کے مناظر کا تذکرہ آجاتا تو آپ بے اختیار رو پڑتے اور کبھی کبھی تو چیخیں تک بلند ہوجاتیں۔ (2) محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جان ایمان اور روح اسلام ہے اس کے بغیر کوئی شخص سلوک کے زینے تک نہیں پہنچ سکتا، خواجہ صاحب کا سینہ محبت رسول کا مدینہ تھا ساری زندگی اپنے حبیب اور جد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والہانہ یاد ہی آپ کے درد جگر کا درماں رہی۔ جب کبھی آپ کوئی حدیث بیان کرتے تو رونے لگتے یہاں تک کہ داڑھی مبارک تر ہوجاتی۔ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا: افسوس ہے اس شخص پر جو قیامت کے دن آپ سے شرمندہ ہوگا، اس کی جگہ کہاں ہوگی؟ جو آپ سے شرمندہ ہوگا وہ کہاں جائے گا؟؟؟ (3) سنت رسول پر عمل: حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "تم میں کوئی شخص اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہش اس چیز کے تابع نہ ہوجائے جو میں لے کر آیا یعنی میرے طریقے اور میری سنت کے مطابق نہ ہوجائے۔ ایک مرتبہ آپ آخرت کے مناظر کو بیان فرما رہے تھے دوران گفتگو فرمایا جو شخص سنتوں کو چھوڑ دیتا ہے حشر کے دن اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا جائے گا اور کہا جائے گا یہ شخص آپ کا امتی ہے اس نے سنت کی ادائیگی میں کوتاہی کی ہے۔ اس کے بعد خواجہ غریب نواز زار و قطار رونے لگے اور فرمایا: افسوس ہے اس شخص پر جو قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شرمندہ ہوگا اور جو ان کی بارگاہ میں شرمندہ ہوگا وہ بھلا کہاں جائے گا؟ (4) پابندی نماز: نماز تمام فرائض میں سب سے اہم فرض اور تمام عبادات میں سب سے افضل عبادت ہے۔ نماز مومنوں کی معراج، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنکھوں کی ٹھنڈک اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک پہونچنے کا سب سے اہم ذریعہ ہے۔ نماز ترک کرکے کوئی شخص اللہ و رسول کا پیارا ہو ہی نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ خواجہ غریب نواز خود بھی نماز کے سخت پابند تھے اور اپنے مریدین و متوسلین کو بھی اس کی پابندی کا حکم دیتے تھے۔ ایک بار نماز قضا کردینے کی گفتگو چل رہی تھی تو خواجہ صاحب نے فرمایا: وہ کیسے مسلمان ہیں جو وقت پر نماز ادا نہیں کرتے اور اس قدر دیر کردیتے ہیں کہ وقت ہی گذر جائے، اور فرمایا ان کی مسلمانی پر ہزار ہا بار افسوس، اللہ رب العالمین کی بندگی میں کوتاہی کرتے ہیں۔ (5) غربا پروری: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام مخلوق اللہ کی عیال ہے اور اللہ کے نزدیک وہ شخص زیادہ بہتر ہے جو اللہ کی مخلوق کے لئے زیادہ بہتر ہو۔ حضرت خواجہ غریب نواز اس حدیث کی عملی تفسیر تھے، آپ غریبوں اور محتاجوں پر اس قدر سخاوت فرماتے تھے کہ آپ کا لقب ہی "غریب نواز" پڑ گیا۔

محمد رضا نوری

آہ! خورشید پرویز صدیقی

اردو صحافت کا ایک درخشندہ ستارہ غروب ہوگیا

ان کا ادبی وعلمی اور صحافتی خزانہ بے انجمن تھے۔ آپ کا شمار صحافت کی دنیا کے بڑے ناموں میں ہوتا تھا۔

خورشید پرویز صدیقی صاحب کئی روز سے انجمن اسپتال میں زیر علاج تھے اور گذشتہ کل بھائی محمد دانش ایاز کے ساتھ ان کی تیمارداری کرنے کا موقعہ ملا۔ ان کے صاحبزادے سے بھی ملاقات ہوئی۔ انھوں نے بتایا کہ یہاں کے ڈاکٹر نے بتایا کہ لیور میں انفکشن ہے۔

محمد مکمل حسین

پھر دن گیا، رات گئی اور صبح صبح بھائی دانش ہی نے خبر دی کہ خورشید پرویز صدیقی صاحب موت وحیات کی کشمکش میں رہ کر آج 9 جنوری 2025 کی صبح تقریباً چار بجے اپنے مالک حقیقی سے جاملے۔

اناللہ وانا الیہ راجعون۔

خورشید پرویز صدیقی کی پیدائش 2 دسمبر 1945 میں باڑھ پٹنہ (بہار) میں ہوئی تھی۔ ان کے والد کا نام محمد یعقوب صدیقی ہے۔

خورشید پرویز صدیقی کی صحافتی زندگی ایک طویل مدت پر محیط ہے اور اس طویل مدت میں سماجی، سیاسی، اخلاقی اور معاشرہ میں مختلف مسائل کو اپنی صحافتی خدمات کے ذریعہ عوام الناس تک پہنچانے کا کام کیا بلکہ کہ یوں کہیے کہ خورشید پرویز صدیقی نے اس طویل مدت میں کسی بھی مسائل کو دیکھا اور احساس میں لایا کہ اس پر کچھ اظہار خیال کیا جائے تو انھوں نے یا تو مضامین کے شکل میں یا کالم یا پھر شذرات کی صورت میں اس کو اپنے قلم کے ذریعے زینت اخبار بناتے رہے ہیں۔ خورشید پرویز صدیقی نے اپنی صحافتی لب ولہجہ، کالم نویسی، شذرات اور انداز بیان سے ادبی اور صحافتی دنیا میں اپنی منفرد شناخت و پہنچان بنائی۔ ملک کے موقر اردو اخبارات و رسائل میں ان کے مضامین اور کالم تواتر کے ساتھ شائع ہوتے رہتے تھے اور بے حد پسند کیے بھی جاتے رہیں۔

اور تاحیات اردو کے بہت معروف ومشہور اخبار روز نامہ "فاروقی تنظیم" رانچی میں اپنے مضامین، کالم اور خاص طور پر اداریہ کے ذریعے ملک وسماج کے ہر چھوٹے بڑے مسائل کی سچی تصویر پیش کرتے رہے اور ارباب اقتدار کو آئینہ بھی دکھاتے رہے۔

خورشید پرویز صدیقی بہت ہی مشہور ومعروف صحافی، کالم نگار، تجزیہ کار، سیرت نگار، اداریہ کے ماہر اور بالخصوص ایک شریف النفس انسان تھے۔

دنیائے صحافت کی قد آور عہد ساز شخصیت صدیقی صاحب اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ آپ کا شمار صحافت کی دنیا کے بڑے ناموں میں ہوتا تھا۔

خندہ پیشانی سے کرتے اور مسکراتے ہوئے ان کی چھوٹی بڑی مسائل کو حل کرتے تھے۔

اسی ملاقات کے چند مہینوں کے بعد مجھے فاروقی تنظیم میں کام کرنے کا موقع ملا اور پھر خورشید پرویز صدیقی صاحب کے ماتحت کام کیا۔

اسی درمیان میں انہیں بہت ہی قریب سے دیکھنے اور سمجھنے کا موقع میسر ہوا۔ اور میں نے یہ محسوس کیا کہ اصل صحافی یہی ہے جو اپنے قلم کو کبھی جھکنے نہیں دیا ہے کیوں کہ صدیقی صاحب نے نہ تو اپنے اصولوں سے سمجھوتہ کیا اور اور نہ ہی اخبار کے مالک سے کبھی مراعات حاصل کرنے کی کوشش کی۔

وہ ہمیشہ بے باک اور نڈر ہو کر کام کرتے رہے تھے۔ قدرت نے ان کو عجیب وغریب صلاحیتوں سے نوازا تھا وہ جس قدر اعلیٰ معیاری اور نئے الفاظ کی تلاش اور تیکھے لہجے کی آمیزش سے بھرپور اداریہ لکھتے رہیں۔

اس کے علاوہ انجمن فروغ اردو رانچی کے زیر اہتمام کئی پروگراموں میں ان سے ملاقات ہوتی رہی اور نیک مشورہ سے نوازتے رہے۔ اللہ پاک ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، ان کے درجات کو بلند کرے اور ان کے تمام چاہنے والوں کو صبر جمیل عطا ہو۔

بہا ہے۔ آپ کئی اخبار کے ایڈیٹر ان چیف رہ چکے۔ جب کہ روز نامہ "سنگم" پٹنہ اخبار کی ادارت بھی کر چکے ہیں اور کافی دنوں تک سابق اسپیکر بہار قانون ساز اسمبلی جناب مرحوم غلام سرور صاحب کے ساتھ بھی کام کیے۔ اس کے بعد طویل مدت سے روز نامہ "فاروقی تنظیم" جو بہار، جھارکھنڈ اور بشمول بھارت کی راجدھانی دہلی سے مستقل طور پر شائع ہورہے ہیں اس کے خبروں سے لے کر اخبار کا روح اداریہ بھی لکھتے رہے۔ اس کے علاوہ بہار، بنگال اور دیگر ریاستوں میں کئی معروف اخبار میں بھی کام کر چکے ہیں۔ ان کی حیات ہی میں ان کی دو کتابیں ایک کتاب سیرت النبی ﷺ پر اور دوسری سبزی باغ کے حوالے سے منظر عام پر آکر داد تحسین حاصل کر چکے۔

خورشید پرویز صدیقی سے میری ملاقات فاروقی تنظیم کے دفتر انجمن پلازہ کے اوپری منزل میں ہوئی۔

اس سے قبل ان کے نام، ان کی تحریروں اور فاروقی تنظیم کے ادارات سے واقف تھا۔ پہلی ہی ملاقات نے ان کا گرویدہ بنا دیا۔ ان کے مشفقانہ رویہ، حسن اخلاق، اعلیٰ ظرف شخصیت کے مالک، بہت ہی منکر المزاج انسان، عزم اور ارادے کے پکے اور خاص طور پر جب بھی کسی شخص سے بات چیت کرتے تو